تشبہ بالکفار کے بارے میں فقہا کی آراء کا تحلیلی مطالعہ

ریسرچ اسکالر اللہ دتہ

قسط نمبر:۵

حضرت عمرؓ نے اپنے عمال کے نام ایک حکم نامہ بھیجا جس میں یہ حکم بھی مرقوم تھا کہ:

وایاکم وزی الاعاجم (۱۴۷)

اور تم عجمیوں کی سی وضع اختیار کرنے (لباس پہننے) سے بچو۔

ابواسحاق، عمرو بن میمون سے نقل کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا مشرکین سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ثبیر پہاڑ پر دھوپ پہنچ جائے تو تب نکلو لیکن رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک کیا تھا اس کو حضرت عمرؓ نے یوں بیان فرمایا ہے:

وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفھم فافاض عمر قبل طلوع الشمس قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح (۱۴۸)

رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پس حضرت عمرؓ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔امام ابو عیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

ابوعثمان کہتے ہیں کہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ حضرت عمر فاروقؓ کا ایک خط آ گیا، جس میں لکھا تھا اے عتبہ بن فرقد! عیش پرستی، ریشمی لباس اور مشرکین کے طریقوں کو اختیار کرنے سے اپنے آپ کو بچاتے رہنا اس لئے کہ:

فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھانا عن لبوس الحریر وقال الا ھکذا ورفع لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعیہ (۱۴۹)

جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے سوائے اتنی مقدار کے اور نبی ﷺ نے انگلی بلند کر کے دکھائی۔

☆ محکم کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا لامحالہ طور پر واجب ہوتا ہے ☆

امام عبدالرزاق صنعانی ابن جریج سے اور وہ عطاؒ سے روایت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو یوم عاشورہ کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

خالفوا الیہود وصوموا التاسع والعاشر (۱۵۰)

یہود کی مخالفت کرو اور نو دس محرم کو (دونوں دن) روزہ رکھو۔

ابوبکر عباد بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسنؒ سے نیروز کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ:

فکرھہ' وقال: یعظمونہ الاعاجم (۱۵۱)

مکروہ ہے اس لیے کہ عجمی لوگ اس (کو رکھتے اور اس) کی تعظیم کرتے ہیں۔

سفیان بن عیینہؒ عبداللہ بن زیدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے بیع (دہ دوازدہ) کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ یہ عجمیوں کی بیع ہے۔ (۱۵۲)

ابوالاحوص آدم بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

خالفوا سنن المشرکین (۱۵۳)

مشرکین کے طریقوں کی مخالفت کرو۔

بنی اسرائیل کی خرافات میں سے یہ عمل بھی تھا کہ ان کی عورتیں اپنے بالوں میں دوسری عورتوں کے بالوں کو ملا لیا کرتی تھیں اور اس طرح اپنے بالوں کو لمبا ظاہر کر کے زیب وزینت کیا کرتی تھیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ عمل سخت ناپسند تھا چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہؓ حج کے موقع پر مکہ تشریف لائے تو بالوں کا ایک گچھا اپنے سپاہی سے لے کر ارشاد فرمایا:

این علماؤ کم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ ویقول انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساؤ ھم (۱۵۴)

تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور بنی اسرائیل ہلاک ہو گئے' جب کہ ان کی عورتوں نے اس کو اختیار کیا۔

محمد بن منہال' یزید بن زریع' عمر بن محمد بن زید' نافع' ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو' داڑھی بڑھاؤ' مونچھیں کترواؤ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا معمول تھا:

وکان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیتہ فما فضل اخذہ (۱۵۵)

☆ مفسر کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا لامحالہ طور پر واجب ہوتا ہے ☆

اور حضرت ابن عمرؓ جب عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مٹھی سے پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔

مروی ہے کہ ایک فقیر حضرت عبداللہ بن عمر کےؓ پاس آیا اس نے کھانا بہت کھایا، فرمایا، اسے دوسری بار میرے پاس نہ لانا۔اس کی وجہ یہ بیان کی کہ وہ اس صفت میں کافروں کے مشابہ ہوگیا تھا اور جو شخص کافروں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اس کی صحبت سے بچنا چاہیے، ہمیشہ کم کھانا دانشوروں، بلند ہمت والوں اور صوفیا کرام کے نزدیک قابل تعریف ہے اور زیادہ کھانا قابل مذمت ہے، ہاں حد سے بڑھ کر بھوکا رہنا ممنوع ہے جو جسمانی کمزوری اور جسمانی قوی کے مختل ہونے کا باعث بنے اور کاروبار سے روک دے، ایسی بھوک طریقہ حکمت کے بھی منافی ہے ہاں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ریاضت کا انداز اختیار کیا جائے اور اس کی عادت ڈالی جائے، جیسے درویش کرتے ہیں اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے۔(۱۵۶)

تشبہ بالکفار سلف صالحین کی نظر میں

سلف صالحین کا یہ معمول تھا کہ وہ دل وجان سے اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنا اور ان کے طریقوں کو اپنانا باعث سعادت سمجھتے تھے۔وہ ان کے طریقوں سے ہٹ کر کوئی بھی معاملہ کرنا انتہائی ناپسند کرتے تھے اور تشبہ بالکفار کے تو سخت خلاف تھے۔علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:''اور اسی طرح علماء مسلمین سے جو کہ آئمہ متقدمین میں سے ہیں مختلف کاموں میں کفار، نصاری اور عجمیوں کی مخالفت کی نہی کی علت بھی نقل کی گئی ہے اور اس کا حصر کرنا اور اس کی انتہا کو پہنچنا اکثر ممکن ہے اور جو آدمی فقہ کی تھوری سی بھی سمجھ رکھتا ہے وہ اس کو بخوبی جان لے گا اور ایک گروہ نے اس کی تبلیغ کی ہے اور وہ نظر وفکر کے بعد علم ضروری کو حاصل کر چکا ہے اس بات کے ساتھ کہ تمام امت اس فعل کفار سے موافقت کی نہی اور ان سے مخالفت کے حکم پر متفق ہے۔(۱۵۷)

محمد بن بشار، ابو عامر، خالد بن الیاس، حضرت صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن مسیبؒ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالی پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں، وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں۔وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔راوی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعیدؒ نے یہ بھی فرمایا:

افنیتکم ولا تشبھوا بالیھود (۱۵۸)

☆محکم میں مفسر سے زیادہ قوت ہوتی ہے ☆

اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

احادیث میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ افطار جلد کر کے یہود کی مخالفت کرو اس لیے کہ یہود دیر سے افطار کرتے ہیں چنانچہ امام شافعی، احمد اور اسحاق بھی جلدی افطار کو مستحب قرار دیتے ہیں(۱۵۹) عاشورہ کے روزے کے بارے میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عاشورہ کا روزہ رکھو اور اس کے ساتھ نو یا گیارہ محرم کا روزہ بھی رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔ چنانچہ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک ایسا کرنا مستحب اور پسندیدہ عمل ہے۔(۱۶۰) بعض علماء کے نزدیک نماز میں اختصار مکروہ ہے اور اختصار کا معنی یہ ہے کوئی شخص نماز میں اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھے بعض فقہاء پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں روایت ہے کہ ابلیس جب چلتا ہے تو پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔(۱۶۱)

تصوف کی مشہور و معروف کتاب عوارف المعارف میں ہے کہ ''کھانے کے دوران خاموش نہیں بیٹھنا چاہیے کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے(۱۶۲) احیاء العلوم میں ہے'' کہ کھانے کے وقت خاموش نہ رہیں کہ یہ عجمیوں کی عادت ہے بلکہ عمدہ گفتگو اور کھانے کے باب میں صلحا کی حکایتیں وغیرہ بیان کی جاتی ہیں۔(۱۶۳) تصوف کی ابتدائی کتاب ''قوت القلوب'' (جس سے امام غزالیؒ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب احیاء العلوم میں بھی استفادہ کیا ہے) میں لکھا ہے: ''کھاتے وقت بالکل خاموشی اختیار نہ کرے یہ عجمی لوگوں کا طریقہ ہے بلکہ اچھی باتیں کرلیا کرے۔''(۱۶۴)

ایک دوسری جگہ ہے''سلف صالحین نے چونے اور پختہ اینٹ سے مکانات تعمیر کرنے کو ناپسند کیا کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ہامان نے پختہ اینٹ تیار کی فرعون نے اسے اس بات کا حکم دیا اور مشائخ فرماتے ہیں کہ یہ ظالموں کی عمارت ہے۔''(۱۶۵) نماز میں سدل یعنی کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اور کف یعنی کپڑا سمیٹنے سے پرہیز کرے'' محدثین کے نزدیک سدل سے مراد یہ ہے کہ کپڑا اپنے بدن پر لپیٹ لے اور ہاتھوں کو اندر داخل کر دے اس حالت میں رکوع سجود کرے نماز میں یہ یہود کا طریقہ ہے اس لیے ان سے مشابہت کی ممانعت ہوئی۔(۱۶۶) سفیان بن عینیہؒ کا قول ہے کہ سلف صالحین کہتے تھے ہمارے علماء میں سے جو بگڑ جائے اس میں یہودیوں کی خو بو ہے اور ہمارے عابدوں میں سے جو بہک جائے اس میں عیسائیوں کی خو بو ہے۔(۱۶۷)

تشبہ بالکفار عقل کی روشنی میں

☆ کنایہ کا حکم یہ ہے کہ اس سے حکم اس وقت ثابت ہوتا ہے جب نیت یا حال کی دلالت پائی جائے ☆

تشبہ بالکفار کی خرابیاں عقلی لحاظ سے بھی ہر ذی عقل وذی شعور پر عیاں ہیں اس لیے کہ ایک مسلمان جو قرآن وسنت کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بھی مغضوب اور ضالین کے طریقوں کو اپنانا نہیں چاہے گا لیکن یہ قاعدہ ہے کہ عوام دلیل نقلی کی بجائے دلیل عقلی سے زیادہ متاثر ہوتی ہے ایسے لوگوں کے لیے دلیل عقلی بیان کرتے ہوئے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں: ''دلیل عقلی یہ ہے کہ اگر کسی صاحب سے جو مسئلہ تشبہ میں الجھ رہے ہوں' مخلی بالطبع ہونے کے وقت مجمع عام میں ایک زنانہ جوڑا پیش کر کے عرض کیا جائے کہ اس کو زیب بدن فرمالیجئے' تو یقین ہے کہ اگر ان کا بس چلے تو مستدعی کی جان تک لینے میں دریغ نہ فرمائیں۔ کیوں صاحب تشبہ کا مسئلہ اگر کوئی بالوقعت نہیں تو اس مقام پر عورت کے ساتھ تشبہ کے استدعا کرنے سے کیوں اس قدر غیظ وغضب نازل ہوا جب ایک مسلمان کے ساتھ تشبہ ہونے سے تھوڑے فرق کی وجہ سے ناگواری ہے تو کافروں کے ساتھ تشبہ کرنے سے بوجہ اختلاف دین زیادہ غیرت ہونی چاہئے اور واضح رہے کہ حکم وردی کا اس حکم سے مستثنی ہے' کہ وہ شعار منصب کا ہے اس کو تشبہ سے کوئی علاقہ نہیں۔'' (۱۶۸)

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ایک بات ایسی ہو کہ جو تشبہ کو رفع کر دے تو تشبہ اثر پذیر نہیں رہتا مثلاً اگر پینٹ شرٹ پہن لی اور چہرے پر داڑھی ہے تو اس داڑھی کی وجہ سے کفار سے تشبہ نہ رہا ایسے لوگوں کی سوچ کا بطلان واضح کرتے ہوئے شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں: ''سو باتیں تشبہ کی ہوں ایک نہ ہو تو تشبہ نہ رہے گا' ایسوں کی نگاہ میں شریعت مطہرہ کی تو جو قدر ہوتی ہے بدیہی ہے مگر انسانی عقل وتہذیب کو بھی رخصت کر دیا' کیا زید کے سے مسلک والا بشرطیکہ مجنون نہ ہو گوارا کرے گا کہ سر سے پاؤں تک زنانہ لباس انگیا' کرتی' کلیوں دار پائنچے' ہاتھ پاؤں میں مہندی رچائے صرف ٹوپی سر پر رکھ لے تشبہ نہ رہا' کہ ادنی فرق دفع تشبہ کے لئے کافی ہے بلکہ ٹوپی کی بھی کیا حاجت ہے اس زنانے کپڑے کے ساتھ بنت کا دوپٹہ بھی سر پر اوڑھئے اور چوٹی بھی گندھوایئے' منہ کی مونچھیں ہی دفع تشبہ کو بس ہوں گی حالانکہ ہر عاقل ایسے شخص کو زنانہ جانے گا بلکہ اگر تمام لباس مردانہ ہو ہتھیار لگائے گھوڑے پر سوار ہو اور بات کرے ناک پر انگلی رکھ کر تو یقیناً تمام عقلاء اس پر ہنسیں گے اور اسے زنانہ کہیں گے' اس ایک ہی بات کے آگے وہ تمام لباس وسلاح واسپ کام نہ دیں گے' جس وضع کفار میں وہ جھوٹی تاویلیں سوجھیں کیا یہ حرکت کرنا بھی قبول کرے گا کہ آخر کافر سے تشبہ' عورت سے تشبہ پر خبث وشناعت میں ہزار درجہ فائق ہے۔ اللہ عزوجل

☆صریح وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر ہوتی ہے جس طرح ''بعت اور اشتریت'' وغیرہ ☆

مسلمانوں کو ہدایت فرمائے۔آمین!واللہ تعالیٰ اعلم۔''(۱۶۹)

تشبہ کی دلیل عقلی کے متعلق مولانا عبدالقادر روپڑی لکھتے ہیں:''یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ جنس میں یا کسی وصف میں اشتراک اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتا ہے جو طبعی طور پر یا عادی طور پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ تسخیر عقول کی خاصیت بھی اپنے اندر رکھتا ہے آپ وسیع طور پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ تمام حیوانات میں جنس کو جنس کے ساتھ الفت ہے چیونٹی یا کیڑے مکوڑے تک اپنی جنس کو چاہتا ہے اور اس کے ساتھ ملکر خوش ہوتا ہے درندے پرندے حشرات الارض سب میں یہ جاذب موجود ہے اسی بنا پر کسی نے کہا ہے: کند ھم جنس با ھم پرواز' کبوتر با کبوتر باز با باز

یہ تو علی العموم حیوانات کی حالت ہے انسان چونکہ عہدہ عقل پر سرفراز ہے اور اس کی وجہ سے تمام حیوانات سے ممتاز ہے۔اس لئے اس میں جنسیت کے علاوہ اوصاف میں اشتراک کا بھی بڑا اثر ہے۔اگرچہ بعض اوقات دیگر حیوانات میں بھی اوصاف کا یہی عمل ہوتا ہے۔چنانچہ بعض جنسوں میں بچے بچوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں ایک مجمع میں مختلف اوصاف کے لوگ بیٹھے ہوں تو آپ دیکھیں گے کہ ہر ایک اپنی جنس کی طرف مائل ہوگا۔بچہ بچے کو چاہے گا جوان جوان پر نظر ڈالے گا اور بوڑھا بوڑھے کی طرف دیکھے گا اگر کوئی انگریزی خواں ہوگا تو انگریزی خواں سے ملنا چاہے گا۔اگر عالم دین ہوگا تو عالم دین کی طرف توجہ کرے گا۔نیک کا جوڑ نیک کے ساتھ ہوگا اور بد کا بد کے ساتھ۔اور اگر مختلف مذاہب کے ہوں تو ہر ایک کو اپنے مذہب کی طرف مقناطیسی کشش ہوگی یہاں تک کہ صرف نام کی شرکت بھی جذبہ محبت پیدا کرے گی۔عیسائی ہندو چوہڑے چمار تک اپنے ہم مذہب کا پاس رکھے گا۔غرض جب دو شخص ایک وصف میں شریک ہوں گے تو خاص طور پر ان کے دل میں اس شرکت کا اثر ہوگا۔جو ایک دوسرے کی جانب توجہ کا باعث ہوگا یہاں تک کہ اگر ایک ملک کے دو غیر شخص غیر وطن میں ایک دوسرے کو دیکھ لیں تو خواہ مخواہ طبعیت ملنے کو چاہے گی۔اس موقع پر غیرت مذہب بھی درمیان میں حائل نہ ہوگی۔یہ باتیں رات دن کی مشاہدہ ہیں اور عقل بھی ان کی صحت پر شہادت دیتی ہے۔کیونکہ جب ایک شخص میں کوئی وصف پایا جائے گا تو اس کو پسند ہوگا یا غیر پسند۔اگر پسند ہوگا تو جب دوسرے میں بھی یہی وصف دیکھے گا ضرور اس کی طرف متوجہ ہوگا اگر غیر پسند ہوگا تو دوسرے میں پائے جانے سے اس کی وحشت دور ہوگی اور خیال کرے گا کہ میں اس میں اکیلا نہیں۔جیسے غیر وطن میں انسان وحشت اور تنہائی کی حالت میں ہوتا ہے۔جب اپنے ہم وطن سے ملتا ہے تو طبعیت میں ایک خاص انقلاب پیدا ہوتا ہے جو اس کی وحشت اور تنہائی کو دور کر دیتا ہے۔اسی اصول

کے تحت لباس وضع قطع بھی ہے مثلاً گاندھی کی ٹوپی پہننے والوں کو گاندھی سے کتنی الفت ہے یہ گویا ان کی امتیازی شے ہے۔اگر کوئی اور شے پسند آجائے گی۔بعید نہیں کہ ان کے طور اطوار پسند آتے آتے اسی رنگ میں رنگا جائے۔کیونکہ یہ اشیاء چیونٹی کی آہٹ کی طرح آہستہ آہستہ اپنا اثر کرتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر اپنے امرا اور سپہ سالاروں کو ہمیشہ لکھا کرتے تھے۔ارتدوا واتزروا وزیوا بزی العرب الاول، چدر پہنو تہ بند باندھو اور اول دور کے عربوں کی وضع اختیار کرو۔

مطلب آپ کا یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ آج تھوڑا تھوڑا ان کی طبائع پر اثر ہو اکل اس سے زیادہ ہو جائے جس کا نتیجہ اسلام سے بعد اور دوری ہے اسی بنا پر ایک قدسی روایت میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔خدا تعالی فرماتا ہے۔.......... **لاترکبوا مراکب اعدائی ولاتلبسوا ملابس اعدائی ولاتسکنوا مساکن اعدائی فتکونوا اعدائی کماھم اعدائی (۱۷۰)**

یعنی دشمنوں کی سی سواریاں نہ کرو نہ ان جیسے لباس پہنو نہ ان کے سے مکانوں میں رہو ورنہ تم بھی ان کی طرح میرے دشمن ہو جاؤ گے۔

ماں باپ پیار محبت میں اولاد کو پیسے دیتے ہیں جس سے ان کو ایسی چاٹ لگتی ہے کہ آہستہ آہستہ ان کی عمر برباد ہو جاتی ہے۔تھوڑی چوری سے زیادہ چوری کی عادت پڑ جاتی ہے۔ذرا سی چوری کرتا ہے تو حرام کے لئے منہ کھل جاتا ہے۔اسی طرح ہر شے تھوڑی سے بہت ہو جاتی ہے۔جو لوگ انگریزی لباس پسند کرتے ہیں وہ آخر گلے میں صلیب کی شکل بنا لیتے ہیں۔(یعنی نکٹائی اوریوں) کئی آہستہ آہستہ اسلام کو خیر باد کہہ دیتے ہیں یا کم از کم ان کو اسلامی وضع قطع سے نفرت تو ضروری ہو جاتی ہے جو انسان کی ہلاکت کے لئے کافی ہے۔"(۱۷۱)

ائمہ اربعہ کا موقف

احناف کا موقف

امام اعظم ابوحنیفہؒ اور فقہائے احناف کے نزدیک تشبہ بالکفار جائز نہیں ہے احناف دیگر آئمہ کی نسبت اس معاملے میں زیادہ شدت کے قائل ہیں اور اصحاب ابوحنیفہ نے لباس، وضع قطع اور تہواروں وغیرہ میں کفار کے ساتھ مشابہت کو کفر قرار دیا ہے۔(۱۷۲) آج مسلمانوں کی اکثریت کفار کے تہوار منانے میں مصروف عمل نظر آتی ہے انہیں اس امر سے فی الفور باز آجانا چاہیے۔اس لیے کہ یہ ایک

ایسا ناپسندیدہ فعل ہے کہ اگر مشابہت کفار کی وجہ سے کیا گیا یا کفار کے اس تہوار کو اچھا گردانتے ہوئے کیا گیا تو فقہانے ایسے شخص پر حکم کفر لاگو کیا ہے۔ چنانچہ علامہ زین الدین بن ابراہیمؒ لکھتے ہیں: یعنی ہدیے دینے ان دودنوں (نیروز اور مہرجان) میں حرام ہیں بلکہ کفر ہیں ابوحفص کبیرؒ نے فرمایا اگر ایک آدمی پچاس سال اللہ تعالی کی عبادت کرے پھر نیروز کا دن آئے اور اس نے مشرکین کی طرف ایک انڈا بھی اس دن کی تعظیم کے لیے ہدیہ بھیجا تو اس نے کفر کیا اور اس کا تمام عمل برباد ہو گیا صاحب الجامع اصغر نے فرمایا اگر ایک آدمی نے نیروز کے دن کسی دوسرے مسلمان کی طرف تحفہ بھیجا اور نیروز کے دن کی تعظیم کا ارادہ نہ کیا لیکن عام لوگوں کے رواج کے مطابق یہ عمل کیا تو وہ کافر نہیں ہوگا لیکن پھر بھی اسے احتیاطاً ایسا نہیں کرنا چاہیے خاص کر نیزوز کے دن اس سے پہلے یا بعد میں کر لے تاکہ کافروں کی مشابہت سے بچ جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من تشبہ بقوم فھو منھم اور جامع اصغر میں فرمایا کسی آدمی نے نیروز کے دن کوئی چیز خریدی کہ اس سے کافر بھی خریدیں گے اور اس سے پہلے اس نے نہ خریدی اگر اس نے نیروز کے دن کی تعظیم کی نیت کی جیسا کہ مشرکین اس دن کی تعظیم کرتے ہیں تو اس نے کفر کیا اور اگر صرف کھانے پینے کی نیت کی تو پھر کافر نہ ہوگا۔(۱۷۳)

علامہ سرخسیؒ (۱۷۴) اپنی کتاب المبسوط میں لکھتے ہیں: اور امام ابوحنیفہؒ نے ہمیں مغرب میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی پر قائم رہے گی جب تک مغرب میں دیر نہ کریں گے اور فرمایا کہ ستاروں کے گھنا ہونے سے پہلے پہلے مغرب میں جلدی کرو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اس لیے کہ وہ (یہودی) ستاروں کے گھنا ہونے کی حالت میں نماز پڑھتے ہیں۔'' (۱۷۵)

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا امام اعظمؒ کے نزدیک تو مفسد نماز ہے جبکہ صاحبین نماز تو صحیح مانتے ہیں مگر مشابہت اہل کتاب کے باعث مکروہ جانتے ہیں۔علامہ برہان الدین مرغینانیؒ (۱۷۶) لکھتے ہیں: ''جب امام (بحالت نماز) قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی (یعنی ٹوٹ جائے گی) لیکن ان کے دونامور شاگردوں نے فرمایا نماز پوری ہوگئی مگر اس طرح کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ یہ طریقہ اہل کتاب کی کارروائی سے مشابہت رکھتا ہے۔'' (۱۷۷)

علامہ سمرقندی (۱۷۸) روزوں میں مشابہت سے متعلق لکھتے ہیں: اور اسی طرح تمام اوقات میں چپ کا روزہ مکروہ ہے کیونکہ وہ روزہ رکھنا بھی ہے اور کلام وطعام سے رکنا بھی اور یہ مشابہت ہے

☆ اہل بیان کے نزدیک استعارہ، مجاز کی ایک قسم ہے ☆

مجوسیوں سے کہ وہ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔یونہی اکیلا ہفتے کا روزہ بھی یہودیوں سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اوراسی طرح ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک تنہا صرف عاشورہ کا روزہ بھی مکروہ ہے کہ اس میں یہودیوں سے مشابہت ہے۔(۱۷۹)

علامہ ابن عابدین شامی اس دعوت کے بارے میں جو کسی مجوسی نے اپنے بچہ کے سرمنڈوانے کے موقع پر کی ہو سے متعلق لکھتے ہیں:

والاولی للمسلمین ان لایوافقوھم علی مثل ھذہ الاحوال لاظھار الفرح والسرور (۱۸۰)

مسلمانوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ ان جیسے اوقات میں خوشی اور سرور کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر مسلموں کی موافقت ہر گز نہ کریں۔

مالکیہ کا موقف

ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبیؒ (۱۸۱) لکھتے ہیں: اور عجمیوں کا سا لباس پہننا ان سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ’’جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے اور جو کسی قوم کے کسی فعل سے راضی ہوا وہ اس شخص کی مثل ہے جو اس کام میں ان کا شریک کار ہو۔‘‘ اور جو ان کا سا لباس پہنے وہ ملعون ہے۔اور ایسا ہی حکم ہے اس شخص کے لیے کہ جو ان کے سے ہتھیار استعمال کرے یا ان جیسی شکل بنائے یا ان جیسے کپڑے پہنے وہ لعنت اور کراہت کا مستحق ہونے میں انہی جیسا ہے۔(۱۸۲)

ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاجؒ تشبہ بالکفار کی ممانعت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ ’’ہماری مجلسوں میں کسی شخص کی آمد پر جو قیام کیا جاتا ہے یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اور اہل عرب اس سے ناواقف ہیں اور ہمیں عجمیوں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے اور اس کی علت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ عجمیوں کا فعل ہے جس کے بارے میں نہی وارد ہوئی ہے۔اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں ہے۔امام ترمذیؒ روایت کرتے ہیں عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا ؓ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہم سے نہیں جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے۔تم نہ تو یہود سے مشابہت کرو نہ نصاریٰ سے یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی سے اشارہ ہے۔‘‘ (۱۸۳) علامہ ابن الحاجؒ ایک دوسری جگہ لکھتے

ہیں کہ ''ابن القاسمؒ نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے مکروہ تحریمی ہے کہ وہ کسی نصرانی کو اس کی عید کے دن کوئی تحفہ بھیجے یونہی کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی عیسائی سے ان کی عید کی رعایت کرتے ہوئے ان سے گوشت کپڑا یا کوئی اور شے خریدے۔''(۱۸۴)

علامہ ابن تیمیہ امام مالکؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اما مالکؒ نے فرمایا کہ ''عجمیوں کے ساتھ نہ بیٹھے اور نہ ان کو دعوت دے اور نہ قسم کھائے اور کہا کہ عورت کا اپنے خاوند کے لیے قیام کرنا جابر لوگوں کے فعل میں سے ہے اور اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں کہ وہ (کسی شخص کا) انتظار کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ آتا ہے تو وہ کھڑے ہو جاتے ہیں یہ اسلام کا طریقہ نہیں ہے اور اسی فعل سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ اہل کتاب سے مشابہت ہے۔''(۱۸۵)

علامہ محمد آلوسیؒ لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ بالشت بالشت کے برابر گز گز کے برابر (یہ کنایتاً کہا گیا ہے کہ) یہ بعد میں آنے والے لوگ کفر اور گناہوں میں پہلوں سے انتہا درجے کے موافق ہوں گے یہ خبر نہی کے معنوں میں ہے جس میں کافروں اور نافرمانوں کی پیروی سے منع کیا گیا ہے اور اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف متوجہ ہونے سے منع کیا گیا ہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے اور یہ مشابہت ہر ایک کام کو شامل ہے چاہے عیدوں میں ہو اخلاق میں ہو لباس میں ہو یا کلام وغیرہ میں ہو اور عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دو پیلے رنگ کے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہے ان کو نہ پہنو اس بارے میں احکام بڑے طویل ہیں امید ہے کہ جو ہم نے ذکر کیے انشاء اللہ کافی ہوں گے ۔(۱۸۶) علامہ عبدالرحمن الجزیری مالکی مذہب کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: کفر سے رغبت رکھتے ہوئے زنار کا باندھنا بھی کفر ہے۔ البتہ بطور کھیل تماشے کے ایسا کیا تو (کفر نہیں لیکن) فعل حرام ہے۔ ایسا ہی بت خانوں میں جانا اور بتوں کے آگے سجدہ کرنا بھی ہے۔(۱۸۷)

شوافع کا موقف

امام ماوردی (۱۸۸) لکھتے ہیں: سونے اور چاندی کا استعمال حرام ہے اس روایت کی بنا پر جسے ابن

☆ صاحبین کے نزدیک حکم میں حقیقت کا نائب ہے ☆

سیرین نے انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے استعمال سے منع فرمایااوراس لیے بھی کہ یہ ایران کے بادشاہوں کااورعجمیوں کالباس ہے (اوران سے مشابہت منع ہے)اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ ''جوکسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔''(۱۸۹)سلیمان بن محمد بن عمرالبجیر می المصر ی الشافعی اپنی کتاب تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب میں لکھتے ہیں کہ جانوروں کی تصویرکی ممانعت کی علت بتوں سے مشابہت ہے۔(۱۹۰)

علامہ ابن تیمیہ امام شافعی کے اصحاب کاموقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''اوراسی طرح اصحاب شافعی نے اس قانون (کفارکی مشابہت کاخلاف)کوکئی جگہ ذکرکیاان کے بعض نے اس کونہی کے اوقات میں ذکرکیاجس طرح کہ مشرکین اس وقت سورج کوسجدہ کرتے ہیں اورانہوں نے سحری میں ذکرکیاہے کہ ہمارے اوراہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق ہے۔اورذمہ کی شرطوں میں انہوں اس کوذکرکیاہے وہ چیزکہ جومسلمانوں کوان کی مشابہت سے روکتی ہے، وہ فرق کرنے والی ہے مسلمانوں اورکفارکی علامت میں اوران میں سے ایک گروہ نے تومبالغہ کیاہے اوربدعتیوں کے ساتھ مشابہت کوبھی انہوں نے منع کیاہے۔(۱۹۱)

حنبلیہ کاموقف

امام احمد بن حنبل اوران کے اصحاب کاکلام توتشبہ بالکفارکے معاملے میں دیگرآئمہ سے کہیں زیادہ ہے جیساکہ علامہ ابن تیمیہ نے اس کی صراحت کی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:''امام احمدؒکاقول ہے کہ میں کسی ایسے آدمی کوپسندنہیں کرتامگریہ کہ وہ بڑھاپے کوتبدیل کردے اوراہل کتاب کے ساتھ مشابہت نہ کرے اوراسی طرح گدی کے حلق کومکروہ قراردیاہے اورفرمایاکہ یہ مجوسیوں کاطریقہ ہے اوراسی طرح نعل الصرارکوبھی مکروہ قراردیاہے کہ یہ بھی عجمیوں کاطریقہ ہے اوراس طرح مہینوں اوراشخاص کے عجمی نام رکھنے کوبھی مکروہ قراردیاجیسے آذرماہ۔اوراسی طرح فرمایااس آدمی کے لیےجس نے مجوسی کوولیمے کی دعوت دی اوراپناہاتھ اس کے چہرے پرماراجب اس کے پاس ایسابرتن دیکھاجس پرچاندی لگی ہوئی تھی اورآپ کے اصحاب نے ذکرکیاکہ ایسالباس مکروہ ہے جوعربوں کے طریقے کے خلاف ہواورعجمیوں کے طریقے اورعادت کے مشابہ ہو۔اورآپ کے کئی اصحاب نے کہا کہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننامستحب ہے آثارکی وجہ سے اوراس کاخلاف بدعتیوں کی عادت

اور طریقہ ہے۔(۱۹۲)

ابن قدامہ حنبلیؒ المغنی میں لکھتے ہیں:

ویکرہ حلق القفالمن لم یحلق راسہ ولم یحتج الیہ‘قال المروذی:سالت اباعبداللہ عن حلق القفا‘فقال:ھومن فعل المجوس‘ومن تشبہ بقوم فھو منھم(۱۹۳)

گدی کا مونڈنا مکروہ ہے اس شخص کے لیے کہ جس نے سر نہ منڈوانا ہو اور اسے اس کی حاجت بھی نہ ہو۔مروزی نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ سے گدی کے مونڈنے کے بارے میں سوال کیا پس آپ نے فرمایا یہ مجوسیوں کا فعل ہے اور جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔(جاری ہے)

حواشی

۱۔ازدی‘معمرابی عمروراشد‘م ۱۵۳ھ‘جامع معمر بن راشد جز۱۱ص ۸۵‘محقق حبیب الرحمن الاعظمی‘المجلس العلمی بپاکستان ‘وتوزیع المکتب الاسلامی بیروت‘الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۰۳ھ

۲۔ترمذی‘ابوعیسی محمد بن عیسی‘م ۲۷۹ھ‘سنن الترمذی‘جز۳ص ۳۳۳‘باب ماجاء ان الافاضۃ من جمع قبل طلوع الشمس ‘حدیث ۸۹۶

۳۔حنبل‘امام احمد‘م ۲۴۱ھ‘مسندالامام احمد بن حنبل‘جز۱ص ۲۵۲‘اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ‘حدیث ۹۲

۴۔صنعانی‘ابوبکرعبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی‘م ۲۱۱ھ‘المصنف‘جز۴ص ۲۸۷‘باب یوم عاشورہ‘حدیث ۷۸۳۹

۵۔ابن ابی شیبۃ‘ابوبکرعبداللہ بن محمد‘م ۲۳۵ھ‘مصنف ابن ابی شیبۃ‘جز۲ص ۳۴۳‘باب ماقالوافی صوم النیروز‘حدیث ۹۷۳۹

۶۔ایضا‘جز۴ص ۴۰۹‘باب فی بیع (دہ دوازدہ)‘حدیث ۲۱۵۸۱

۷۔ایضا‘جز۷ص ۱۱۹‘باب کلام ابن عمر‘حدیث ۳۴۶۴۹

۸۔بخاری‘محمد بن اسماعیل‘۲۵۶ھ‘صحیح بخاری‘جز۷ص ۱۶۵‘باب الوصل فی الشعر‘حدیث ۵۹۳۲

۹۔بخاری‘محمد بن اسماعیل‘۲۵۶ھ‘صحیح بخاری‘جز۷ص ۱۶۰‘باب تقلیم لاظفار‘حدیث ۵۸۹۲

۱۰۔دہلوی‘شاہ عبدالحق‘۱۰۵۲ھ‘اشعۃ للمعات ج۵ص ۷۴۴‘مترجم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری م ھ‘فرید بک سٹال اردو بازار لاہور‘ط ندارد

۱۱۔بعلی‘ابوعبداللہ بدرالدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلی‘م ۷۷۸ھ‘المنہج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ ص ۶۱

★الاجتہاد لاینقض بالاجتہاد ★ اجتہاد اجتہاد کے ساتھ باطل نہیں ہوگا ☆

۱۲۔ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک، م ۲۷۹ھ، سنن الترمذی، جز ۵ ص ۱۱۱، باب ماجاء فی النظافۃ، حدیث ۲۷۹۹

۱۳۔ایضا، جز ۳ ص ۷۳، باب ماجاء فی تعجیل الافطار، حدیث ٦۹۹

۱۴۔ایضا، جز ۳ ص ۱۱۹، باب ماجاء عاشوراء ای یوم ہو، حدیث ۷۵۵

۱۵۔الترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک، م ۲۷۹ھ، سنن الترمذی، جز ۲ ص ۲۲۲، باب ماجاء فی النہی عن الاختصار فی الصلاۃ، حدیث ۳۸۳

١٦۔سہروردی، شیخ شہاب الدین، م ٦۳۲، عوارف المعارف ص ۵۳۰، مترجم شمس بریلوی، پروگریسو بکس اردو بازار لاہور، ط ۱۹۹۸ء

۱۷۔غزالی، امام محمد بن محمد ابوحامد، م ۵۰۵ء احیاء العلوم الدین ج ۲ ص ۷، دارالمعرفۃ بیروت لبنان، ط ندارد

۱۸۔الحارثی، شیخ ابوطالب محمد بن عطیہ المالکی، م ۳۸٦ھ، قوت القلوب ج ۴ ص ۴۳۲، مترجم مولانا عبدالرحمن صاحب، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۰، ط ندارد

۱۹۔ایضا، ج ۲ ص ۳۹۵

۲۰۔ایضا، ج ۳ ص ۲۳۳

۲۱۔ابن تیمیہ، م ۷۲۸ھ، کتاب الوسیلہ ص ۸۴، مترجم احسان الٰہی ظہیر، ادارہ ترجمان السنۃ ۷۔ایبک روڈ، لاہور، اشاعت ۱۹۷٦ء، ط ندارد

۲۲۔تھانوی، مولانا اشرفی علی، م ۱۹۴۳ء، اصلاح الرسوم ص ۳۸

۲۳۔بریلوی، احمد رضا خان، م ۱۳۳٦ھ، فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۵۲۔۵۵۱، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور، ۱۴۲۳ھ، ط ندارد

۲۴۔یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ اسرائیلیات سے ہے اور اسے حضرت مالک بن دینار نے روایت کیا ہے۔دیکھئے: ابن حجر، شیخ شہاب الدین احمد، م ۹۷۴ھ، الزواجر عن اقتراف الکبائر ج ۱ ص ۲۵

۲۵۔روپڑی، حافظ عبداللہ محدث، فتاوی اہل حدیث ج ۲ ص ۸۱۔۵۷۸، م ۱۹٦۴ بمطابق ۱۳۸۴ھ، ادارہ احیاالسنۃ النبویہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا، ط دوم ۱۹۸۳ء۔

۲٦۔بعلی، ابوعبداللہ بدرالدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلی، م ۷۷۸ھ، المنہج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ ص ٦۱

۲۷۔مصری، زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم، م ۹۷۰ھ، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطوری ج ۸ ص ۵۵۵

۲۸۔شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے شمس الائمہ حلوائی سے پڑھا امام وقت، حجت، متکلم، مناظر، اصولی، فقیہ، محدث اور مجتہد تھے کلمہ حق کہنے کی وجہ سے بادشاہ نے آپ کو ایک کنوئیں

★ دلالت النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جو منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر از روئے لغت معلوم ہوتا ہے ☆

میں قید کروادیا۔آپ نے اپنی مشہور کتاب المبسوط کو اپنے حافظے کی مدد سے قید کے دوران کنوئیں سے املا کروایا تھا آپ کے مشہور شاگرد عبدالعزیز اوز جندی اور رکن الدین مسعود بن حسن بیکندی ہیں ابن کمال پاشا نے آپ کو مجتہدین فی المسائل میں شمار کیا ہے۔(دیکھیے جواہرالمضیہ ج۲ص۲۹۔۲۸)

۲۹۔سرخسی،شمس الائمۃ محمد بن احمد بن ابی سہل،م ۴۸۳ھ،المبسوط ج۱ص۱۳۹،دارالمعرفۃ بیروت،بدون طبعۃ،تاریخ النشر ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۹۹۳ء

۳۰۔۸رجب بروز پیر۵۱۱ھ کو پیدا ہوئے حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد میں سے ہے فقیہ،محدث،مفسر،ماہر اصولی،ادیب اور شاعر تھے۔علم اور ادب میں آپ کی مثل آنکھوں نے کوئی نہیں دیکھا ابن کمال پاشا نے آپ کو طبقہ اصحاب ترجیح سے شمار کیا ہے۔بدایۃ المبتدی،کفایۃ المنتہی،مناسک الحج اور کتاب الفرائض آپ کی مشہور کتابیں ہیں(دیکھیئے جواہرالمضیہ ج۱ص۳۸۳)

۳۱۔مرغینانی،ابوالحسن برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی،م۵۹۳ھ،الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی ج۱ص۶۳،محقق طلال یوسف،داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان،ط ندارد

۳۲۔۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔بے نظیر وقت تھے ابن المعین میمون مکحولی اور صدرالاسلام ابی الیسر بزدوی سے پڑھا ابوبکر بن مسعود صاحب بدائع اور رضیا الدین محمد بن حسین استاد صاحب ہدایہ آپ کے مشہور شاگرد ہیں(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے جواہرالمضیہ ج۲ص۲۴۴،معجم المولفین ج ص)

۳۳۔سمرقندی،ابوبکر علاء الدین محمد بن احمد بن ابی احمد،م۵۴۰ھ،تحفۃ الفقہاء ج۱ص۳۴۳،دارالکتب العلمیۃ،بیروت لبنان،الطبعۃ الثانیۃ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۹۹۴ء

۳۴۔ابن عابدین،محمد امین،م ۱۲۵۲ھ،ردالمحتار علی الدرالمختار ج۶ص۷۵۵

۳۵۔یہ مشہور محدث،مفسر،فقیہ،اصولی،منطقی و فلسفی ابن رشد نہیں ہیں بلکہ ان کے دادا ہیں پیدائش ۴۵۰ھ میں قرطبہ میں ہوئی اور یہیں ۵۲۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔اور اسی سال ان کے پوتے ابن رشد کی پیدائش ہوئی۔یہ خود بھی تبحر عالم تھے احکام شرعیہ میں ان کی تصانیف المقدمات الممھدات،فقہ میں البیان والتحصیل اور مختصر شرح معانی الآثار للطحاوی،الفتاوی،المسائل اور اختصار المبسوط نافع خلائق ہیں(دیکھئے الاعلام للزرکلی ج۵ص۳۱۶)

۳۶۔ملتقطا:قرطبی ابوالولید محمد بن احمد بن رشد،م۵۲۰ھ،البیان والتحصیل والشرح والتوجیہ والتعلیل لمسائل المستخرجۃ ج۱۷ص۳۸۷،محقق محمد حجی وآخرون،دارالغرب الاسلامی بیروت لبنان،الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ء

۳۷۔ماخوذ:ابن الحاج،ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی،م۷۳۷ھ،المدخل ج۱ص۱۹۵،دارالتراث،بدون طبعۃ وبدون تاریخ

۳۸۔ماخوذ:ابن الحاج،ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی،م۷۳۷ھ،المدخل ج۲ص۴۷

۳۹۔بعلی،ابوعبداللہ بدرالدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلی،م۷۷۸ھ،المنہج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیہ ص۶۱

٭اقتضاء النص سے ثابت ہونے والا حکم عبارۃ النص پر اضافہ ہوتا ہے٭

۴۰۔آلوسی، ابوالمعالی محمود شکری بن عبداللہ بن محمد بن ابی الثناء، م ۱۳۴۲ھ، فصل الخطاب فی شرح (مسائل الجاہلیۃ، التی خالف فیہا رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجاہلیۃ لمحمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ) ص ۱۴، تقدیم وتعلیق علی بن مصطفی مخلوف، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۲ھ

۴۱۔جزیری، عبدالرحمن، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، ج ۵ ص ۵۳۲، مترجم منظور احسن عباسی، علماء اکیڈمی، شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف پنجاب، ط ششم ۲۰۰۰ء

۴۲۔اکابر شافعی فقہا سے ہیں آپ نے بصرہ میں ابی القاسم الصمیری سے اور بغداد میں ابی حامد الاسفرائنی سے علم حاصل کیا آپ کی تصانیف شافعی مذہب کی بنیادی کتب میں شمار کی جاتی ہیں آپ کی فقہ، تفسیر، اصول فقہ اور ادب میں متعدد تصانیف ہیں جن میں الحاوی، تفسیر القرآن الکریم، النکت والعیون، ادب الدین والدنیا، الاحکام السلطانیۃ، قانون الوزارۃ، سیاسۃ الملک، الاقناع، نادر روزگار ہیں۔(دیکھئے وفیات الاعیان ج ۳ ص ۲۸۲، طبقات الفقہا الشافعیہ ج ۲ ص ۶۴۰)

۴۳۔ملتقطا: ماوردی، ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، م ۴۵۰ھ، الحاوی الکبیر فی فقہ مذہب الامام شافعی وہو شرح مختصر المزنی ج ۳ ص ۲۷۵، محقق الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبدالموجود، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ء

۴۴۔دیکھئے: بجیرمی، سلیمان بن محمد بن عمر المصری الشافعی، م ۱۲۲۱ھ، تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب ج ۳ ص ۴۵۷، دار الفکر، بدون طبعۃ، تاریخ النشر ۱۴۱۵،

۴۵۔بعلی، ابوعبداللہ بدرالدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلی، م ۷۷۸ھ، المنہج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ ص ۶۱

۴۶۔ایضا، ص ۶۲

۴۷۔ابن قدامۃ، ابومحمد موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الجماعیلی المقدسی ثم الدمشقی الحنبلی، م ۶۲۰ھ، المغنی لابن قدامۃ ج ۱ ص ۶۸، مکتبۃ القاہرۃ مصر، بدون طبعۃ، تاریخ النشر ۱۳۸۸ھ بمطابق ۱۹۶۸ء۔

....